سوال

(519) شوہر، بیٹی اور باپ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید نے اپنی حیات میں کل جایداد منقولہ وغیر منقولہ مع حق پدری مسماۃ حامدہ اپنی دختر کو دے کر بجائے اپنے اپنی لڑکی مذکورہ کو مالک کامل جائیداد کا یہ اختیار مالکانہ کرادیا لیکن بتقدیر الٰہی مسماۃ حامدہ مذکورہ نے بحالت حیات زید کے وفات پایا اور چھوڑا اس نے باپ شوہر دختر اور بعد وفات کے باپ مذکور نے یہ کہا کہ اب بجائے دختر کے ہماری نواسی ہماری کل جائیداد کی وارث ومالک ہے مزید برآں انتظام بھی آج تک ویسا ہی چلا آتا ہے جیسا کہ دختر (حامدہ) کی حیات میں تھا پس جائیداد مذکور الصدر کا شرعی وارث کون کون ہوگا اور ہر ایک وارث کا کس قدر حصہ ہوگا؟ بیان فرمائیے مطابق کتاب اللہ وکتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ترکہ مسماۃ حامدہ کا حسب فرمان الٰہی بارہ سہام پر منقسم ہوگا جس میں نصف اعنی چھ سہام اس کی بیٹی کو ملیں گے۔

وَإِن كانَت وٰحِدَةً فَلَهَا النِّصفُ ﴿١١﴾... سورة النساء

(اور اگر عورت ہو تو اس کے لیے نصف ہے۔)

اور ربع اعنی تین سہام شوہر کو جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے۔

فَإِن كانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمّا تَرَكنَ ﴿١٢﴾... سورة النساء

(پھر اگر ان کی کوئی اولاد ہو تو تمھارے لیے اس میں سے چوتھا حصہ ہے جو انھوں نے چھوڑا)

بقیہ تین سہام باپ کو سدس من حیث فرضیت کے جیسا کہ کلام خدائے علام میں وارد ہے۔

وَلِأَبَوَيهِ لِكُلِّ وٰحِدٍ مِنهُمَا السُّدُسُ مِمّا تَرَكَ إِن كانَ لَهُ وَلَدٌ ﴿١١﴾... سورة النساء

(اوراس کے ماں باپ کےلیے ان میں سے ہر ایک کےلیے اس کاچھٹا حصہ ہے جواس نے چھوڑا۔ اگر اس کی کوئی اولاد ہو)

اور ایک باعتبار عصوبت کے۔

قال رسولُ اللہِ صَلّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلّمَ : ((أَلْحِقُوا الفَرَائِضَ بِأَہْلِہَا، فَمَا بَقِيَ فَہُوَ لِأَوْلَی رَجُلٍ ذَكَرٍ)). مُتَّفَقٌ علیہ[1] (رواہ البخاري)

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مقررہ حصے ان کے مستحقین کو دو اور باقی بچے وہ (میت کے) قریب ترین مرد (رشتے دار) کا حصہ ہے)

اس موقع میں باپ ہی کا حصب ہبہ اس کے اس کی نواسی اعنی حامدہ کی بیٹی کو ملے گا تو اب میت کی بیٹی کو نو سہام ملا چھ بحسب ترکہ اور تین بحسب ہبہ میت کو اس کے باپ کا اپنا حق پدری دینا کچھ نافع نہ ہوگا کیونکہ وہ اس وقت وہ اس کا مستحق نہ تھا۔

---

[1]۔ صحيح البخاري رقم الحديث (6351) صحيح مسلم رقم الحديث (1615)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الفرائض، صفحہ: 758

محدث فتویٰ